14 ستمبر 1961

ازعدالت الاعظمیٰ

مول چند شرما

بنام

ریاست اتر پردیش

(بی۔پی۔سنہا، چیف جسٹس، پی۔بی۔گجیندرا گڈکار اور رگھوبر دیال، جسٹسز)

میونسپل بورڈ۔ممبر۔ نااہلی کا سامنا کرنا۔ اور اگر جو وہ اپنے حق کا استعمال کرنے میں نااہل ہو جاتا ہے۔یو پی میونسپلٹی ایکٹ، 1016 (یو پی II آف 1016)، دفعات 13 ڈی (8)، 87اے، ذیلی دفعہ 2۔

درخواست گزار ایک میونسپل کمیٹی کا صدر تھا۔ یو پی میونسپلٹی ایکٹ 1916 کی دفعہ 87–اے ذیلی دفعہ (2) کے تحت بورڈ کے نو ممبروں کے دستخط سے صدر جمہوریہ کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کے ارادے کا ایک تحریری نوٹس ضلع مجسٹریٹ کو دیا گیا۔ضلع مجسٹریٹ نے باقاعدہ طور پر بورڈ کا اجلاس طلب کیا،لیکن میٹنگ کی تاریخ سے پہلے اپیل کنندہ نے ہائی کورٹ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی اور نوٹس کے جواز پر سوال اٹھایا۔رٹ پٹیشن کو دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ قبل از وقت قرار دیتے ہوئے خارج کر دیا گیا تھا۔بورڈ کا اجلاس مقررہ تاریخ پر منعقد ہوا اور وہاں موجود تمام اراکین نے تحریک عدم اعتماد کے حق میں ووٹ دیا اور اس علاقے کے منسیف جنہوں نے اس تحریک کی صدارت کی تھی، نے اسے پیش کرنے کا اعلان کیا۔درخواست گزار نے ہائی کورٹ میں اپنی دوسری رٹ پٹیشن کے ذریعے خواہش ظاہر کی کہ اجلاس کی کارروائی کو منسوخ کیا جائے اور درخواست گزار پر عدم اعتماد کا اظہار کرنے والی قرارداد کو ریاست اور ضلع مجسٹریٹ کی طرف سے نافذ نہ کیا جائے، اس وجہ سے کہ بورڈ کے دو ارکان جنہوں نے نوٹس

پر دستخط کیے تھے اور بعد میں اجلاس کی کارروائی میں حصہ لیا تھا اور ووٹ دیا تھا، یو پی میونسپلٹی ایکٹ، 1916 کی دفعہ 13-ڈی (جی) کے تحت نااہل قرار دیا گیا تھا کیونکہ وہ میونسپل ٹیکس اور دیگر واجبات کی ادائیگی میں بقایاجات میں تھے جس پر ایکٹ کی دفعہ 166 لاگو ہوتی ہے۔

ان کا کہنا تھا کہ رٹ پٹیشن کو میرٹ کی بنیاد پر نہیں بلکہ قبل از وقت ہونے کی وجہ سے مسترد کرنے کا حکم بعد کی کارروائیوں میں از عدلیہ کے طور پر کام نہیں کر سکتا۔

مزید برآں، میونسپل بورڈ کا کوئی رکن خود بخود معطلی کی زد میں نہیں آتا، یا بورڈ کی کارروائی میں حصہ لینے، یا کسی رکن کے فرائض انجام دینے یا بورڈ کا رکن نہ رہنے کا حق کھو دیتا ہے، صرف یو پی میونسپلٹی ایکٹ کی دفعہ 13-ڈی میں مذکور نااہلی کا سامنا کرنے پر 1916 میونسپل بورڈ کا ایک رکن، صرف، یو پی میونسپلٹی ایکٹ، 1916 کی دفعہ 13-ڈی کی شق (جی) کے تحت نااہل قرار دے کر، بورڈ کے رکن کی حیثیت سے اپنے حقوق کا استعمال کرنے کے قابل نہیں تھا۔

الیکشن کمیشن، انڈیا بنام ساکا وینکٹ سباراؤ (1953) ایس سی آر 1144، کا حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: 1961 کی دیوانی اپیل نمبر 401۔

الہ آباد ہائی کورٹ کے 24 مئی 1961 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے 1961 کی سول سوسائٹی رٹ نمبر 846 میں اپیل کی گئی۔

درخواست گزار کی طرف سے ایم سی سیتلواڈ کے اٹارنی جنرل اور جے پی گوئل شامل ہیں۔

جواب دہندگان نمبر 1 اور 2 کے لئے سی بی اگروال اور سی پی لال۔

سی کے دپتاری، سالیسٹر جنرل آف انڈیا، بی کے گرگ، ایس سی اگروال، ڈی پی سنگھ اور ایم کے رام مورتی نے جواب دہندگان نمبر 3 سے 13 تک کا انتخاب کیا۔

20 ستمبر 1961ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس رگھوبر دیال : خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل الہ آباد ہائی کورٹ کے اس فیصلے کے خلاف ہے جس میں اپیل کنندہ کی جانب سے دائر ایک رٹ پٹیشن کو خارج کر دیا گیا تھا، جس میں ریاست اتر پردیش اور میرٹھ کے ضلع مجسٹریٹ کو میونسپل بورڈ کے ممبروں کی میٹنگ میں منظور کی گئی قرارداد پر عمل درآمد نہ کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ پلکھوا کی تاریخ 6 فروری 1961 ہے اور اس دن کی کارروائی کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

اپیل کنندہ جنوری – فروری 1959 میں میونسپل بورڈ، پلکھوا کا صدر تھا۔ 4 جنوری 1959 کو صدر پر عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کے ارادے کا تحریری نوٹس جس پر بورڈ کے نو اراکین نے دستخط کیے، بشمول رام ناتھ اور کیشو رام گپتا کو یو پی کے دفعہ 87–A کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت ضلع مجسٹریٹ، میرٹھ کے پاس پہنچایا گیا۔ میونسپلٹی ایکٹ، 1916 (یو پی ایکٹ II آف 1916)، اس کے بعد ایکٹ کہلاتا ہے۔ ضلع مجسٹریٹ، میرٹھ نے 6 فروری 1961 کو بورڈ کی میٹنگ بلائی۔

درخواست گزار نے 2 فروری 1961 کو ہائی کورٹ میں 1961 کی رٹ پٹیشن نمبر 367 دائر کی اور اس نوٹس کے جواز پر سوال اٹھایا۔ اس درخواست کو اسی دن مسترد کر دیا گیا تھا۔ یہ کہا گیا تھا کہ جب تک ریاستی حکومت کی طرف سے برطرفی کا حکم جاری نہیں کیا جاتا تب تک کسی رکن کو نہیں ہٹایا جا سکتا ہے یا کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو کسی رکن کو میٹنگ کی کارروائی میں حصہ لینے کا حق نہیں دیتی ہے اور یہ درخواست بھی قبل از وقت ہے۔

بورڈ کا اجلاس 6 فروری 1961 کو ہوا۔ میرٹھ کے منسیف کے مسٹر اگروالا نے اجلاس کی صدارت کی اور موجود تمام دس ارکان نے تحریک عدم اعتماد کے حق میں ووٹ دیا اور منصف نے تحریک کو آگے بڑھنے کا اعلان کیا۔ درخواست گزار نے اپنی رٹ پٹیشن کے ذریعے مطالبہ کیا تھا کہ میٹنگ کی کارروائی کو منسوخ کیا جائے اور اپیل گزار پر عدم اعتماد کا اظہار کرنے والی قرارداد کو ریاست اتر پردیش اور ضلع مجسٹریٹ کے ذریعہ نافذ نہ کیا جائے۔

ہائی کورٹ کے سامنے زور دیا گیا تھا کہ ضلع مجسٹریٹ کو دیا گیا نوٹس آف موشن غیر قانونی ہے اور اسی طرح اجلاس کی کارروائی بھی غیر قانونی تھی۔ نوٹس پر دستخط کرنے والے رام ناتھ اور کیشو رام گپتا اور رگھونندن پرساد جنہوں نے ان کے ساتھ میٹنگ کی کارروائی میں حصہ لیا اور "عدم اعتماد" کی قرارداد کی حمایت میں ووٹ دیا، نے 4 جنوری 1961 سے پہلے قانون کی دفعہ 13-ڈی (جی) کے تحت نا اہل قرار دے دیا تھا کیونکہ وہ میونسپل ٹیکس اور دیگر بقایاجات کی ادائیگی میں ایک سال سے زیادہ کے مطالبے کے تحت بقایا تھے۔ ایکٹ کی دفعہ 166 لاگو ہوتی ہے۔ دلیل یہ تھی کہ مذکورہ بالا نا اہلی کی وجہ سے، انہیں بورڈ کے ممبر کی حیثیت سے نا اہل قرار دیا گیا تھا اور اس کے نتیجے میں، وہ میونسپل بورڈ کے ممبر کے حقوق کا استعمال کرنے کے اہل نہیں تھے۔

ہائی کورٹ نے کہا کہ رام ناتھ 6 فروری 1961 کو ہاؤس ٹیکس کی ادائیگی میں بقایا ثابت ہوئے تھے اور کیشو رام گپتا اور رگھونندن پرساد بالترتیب سال 60-1959 کے لئے تہبر ائی ٹیکس اور ہاؤس ٹیکس کی ادائیگی میں بقایا نہیں تھے۔ اس میں کہا گیا تھا کہ بورڈ کا ایک رکن دفعہ ایل 3 ڈی (جی) کے تحت نا اہل قرار دیے جانے پر رکن نہیں رہا اور وہ صرف عہدے کا استعمال کرنے اور رکن کے طور پر کام کرنے کے لئے نا اہل ہو گیا۔ فاضل جج صاحبان نے کہا:

نا اہلی کے تسلسل کے دوران فرد کا رکن کے طور پر کام کرنے کا حق معطلی کی حالت میں آجاتا ہے اور نا اہلی کے خاتمے کے بعد معطلی کی حالت ختم ہو جاتی ہے اور بورڈ کے رکن کی حیثیت سے اس کا عہدہ استعمال کرنے کا حق اس وقت تک بحال ہو جاتا ہے جب تک کہ حکومت کی جانب سے اسے نا اہلی کے تسلسل کے دوران ایکٹ کی دفعہ 40 کے تحت بورڈ کی رکنیت سے نہیں ہٹایا جاتا۔

یہ کہتے ہوئے کہ تحریک عدم اعتماد درست ہے کیونکہ یہ نو ارکان کے ووٹ سے منظور کی گئی تھی جنہوں نے بورڈ کے کل ارکان کی تعداد کے نصف سے زیادہ کی اکثریت تشکیل دی تھی، یعنی سترہ، اور یہ کہ بورڈ کے وہ نو ارکان بورڈ کے اہل اور باقاعدہ طور پر منتخب ارکان ہیں، ارن ناتھ کے اس اجلاس میں حصہ لینے سے ایکٹ کی دفعہ 113 کی ذیلی دفعہ (2) کی دفعات کے پیش نظر اس کی کارروائی میں کوئی خلل نہیں پڑا، فاضل ججوں نے رٹ پٹیشن خارج کر دی۔ فاضل ججوں نے نوٹس کی صداقت کو میرٹ کی بنیاد پر نہیں دیکھا کیونکہ ان کی رائے تھی کہ 1961 کی رٹ پٹیشن نمبر 397 پر حکم نامے کو عدالتی حیثیت حاصل ہے،

حالانکہ ان کی رائے کے پیش نظر اگر رام ناتھ کا نام دستخط کنندگان سے خارج کر دیا جاتا تو تحریک عدم اعتماد کا نوٹس کالعدم ہوتا کیونکہ اس صورت میں یہ تعداد آٹھ یا اس سے بھی کم ہوتی۔ ایکٹ کی دفعہ 87-اے کی ذیلی دفعہ (2) کی دفعات کے تحت مطلوبہ تعداد غلط نوٹس کی تعمیل میں ہونے والی میٹنگ بھی غیر قانونی ہوتی۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہوئے فاضل اٹارنی جنرل نے مندرجہ ذیل اعتراضات اٹھائے ہیں:

(1) 1961 کی رٹ پٹیشن نمبر 397 کو خارج کرنے کا حکم عدالتی طور پر کام نہیں کر سکتا کیونکہ اسے بنیادی طور پر قبل از وقت ہونے کی وجہ سے خارج کیا گیا تھا نہ کہ میرٹ کی بنیاد پر۔

(2) میونسپل بورڈ کا کوئی رکن، جو دفعہ 13-ڈی کے تحت نااہل ہو جاتا ہے، اس وقت تک بورڈ کا رکن نہیں رہ سکتا جب تک کہ نااہلی موجود ہو اور اس لیے وہ کسی بھی مقصد کے لیے بورڈ کے رکن کے طور پر کام نہیں کر سکتا۔

(3) کیشو بام گپتا بھی بورڈ کے نااہل رکن تھے اور 6 فروری 1961 کو بورڈ کی قرارداد میں کہا گیا تھا کہ کیشو رام گپتا سے کوئی تہبازاری ٹیکس واجب الادا نہیں ہے اور 9 فروری 1961 کو احتجاج کے تحت ان کی طرف سے جمع کرائی گئی رقم واپس کی جائے، بورڈ کے اختیارات سے متصادم ہے جس کے پاس ٹیکس کے نفاذ پر نظر ثانی یا نظر ثانی کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

(4) رام ناتھ اور کیشو رام گپتا کی نااہلی کی وجہ سے تحریک عدم اعتماد کا نوٹس اور اجلاس کی کارروائی دونوں خراب تھیں کیونکہ ان کے دستخط اور ووٹ کو چھوڑ کر نوٹس پر دستخط کرنے والے ارکان اور اجلاس میں ووٹ دینے والوں کی تعداد بورڈ کے کل ممبروں کے نصف سے بھی کم ہو جاتی ہے۔

(5) اجلاس کی کارروائی کو خراب کیا گیا، چاہے اکیلے رام ناتھ، جو نااہل رکن تھے، نے اجلاس میں حصہ لیا ہو اور دفعہ 113 کی ذیلی دفعہ (2) کی دفعات کے تحت محفوظ نہ ہو، کیونکہ یہ اجلاس دفعہ 87-اے کی دفعات کے مطابق منعقد ہوا تھا۔

ایکٹ بورڈ کا اجلاس نہیں ہے جس میں دفعہ 113 کی ذیلی دفعہ (2) کی دفعات لاگو ہو سکتی ہیں۔

مدعا علیہان کے فاضل وکیل نے تسلیم کیا کہ 1961 کی رٹ نمبر 397 کو خارج کرنے کا حکم اس سوال پر ان کارروائیوں میں جواب ی کارروائی کے طور پر کام نہیں کرسکتا کہ آیا عدم اعتماد کا نوٹس درست ہے یا نہیں۔

ہم اپیل کنندہ کی دوسری دلیل سے متفق نہیں ہیں، یا اہل علم کے ذریعہ ظاہر کردہ نقطہ نظر سے اتفاق نہیں کرتے ہیں۔ جج نے فیصلہ دیا کہ جو شخص ایکٹ کی دفعہ 13-ڈی کی شق (جی) کے تحت نا اہل ہے وہ عہدے کا استعمال کرنے اور رکن کے طور پر کام کرنے کے لئے نا اہل ہو جاتا ہے۔

ایکٹ کی دفعہ 13 سی بورڈ کی رکنیت کے لئے اہلیت کا تعین کرتی ہے اور دفعہ 13-ڈی رکنیت کے لئے نا اہل قرار دیتا ہے۔ اس کی دس شقوں میں سے دفعہ 13-ڈی کی متعلقہ شق ہمارے مقصد کے لیے شق (جی) ہے۔ اس میں لکھا ہے:

بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص میونسپل ٹیکس یا ایک سال سے زائد کے مطالبے پر واجب الادا ہے تو اسے بورڈ کا رکن منتخب ہونے اور بورڈ کا رکن ہونے کی وجہ سے نا اہل قرار دیا جاسکتا ہے۔

اس دفعہ کی دوسری شرط یہ ہے:
بشرطیکہ (جی) کے معاملے میں بقایا جات کی ادائیگی ہوتے ہی نا اہلی ختم ہو جائے گی۔

اگر بورڈ کا کوئی رکن ٹیکس کی ادائیگی میں بقایا جات میں گر جاتا ہے تو وہ اس نا اہلی کا شکار ہو جاتا ہے۔ دفعہ 13 ڈی کی شقوں کا اطلاق بورڈ کے ان ممبروں پر ہوتا ہے جو اپنی رکنیت کی مدت کے دوران نا اہل قرار دیے جاتے ہیں اور ان کی درخواست انتخابات سے پہلے کے مرحلے تک محدود نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں اسدفعہ میں اظہار اور موجودگی غیر ضروری ہوگی۔ اس اظہار کی تشریح الیکشن کمیشن، انڈیا بمقابلہ ساکا وینکٹ سبا راؤ میں آرٹیکل 191 کی تشریح کے سلسلے میں کی گئی ہے، جس کی متعلقہ شق یہ ہے کہ کسی شخص کو کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا قانون ساز کونسل کا رکن منتخب ہونے کے لئے نا اہل قرار دیا جائے گا........." صفحہ نمبر 1157 پر لکھا ہے:

آرٹیکل 191، جس میں انتخابات کے ساتھ ساتھ رکن کی حیثیت سے برقرار رہنے کے لئے نااہلی کا ایک ہی سیٹ بیان کیا گیا ہے، اور آرٹیکل 193 جو نااہل ہونے کی صورت میں بیٹھنے اور ووٹ دینے کی سزا کا تعین کرتا ہے، فطری طور پر اتنی وسیع اصطلاحات میں بیان کیا گیا ہے کہ پہلے سے موجود اور نااہل ہونے دونوں کا احاطہ کیا جا سکے۔

دفعہ 13 ڈی یا ایکٹ کی کسی دوسری دفعہ میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس میں دفعہ 13 ڈی کے تحت نااہل قرار دیے جانے پر کسی منتخب رکن کی رکنیت معطل یا ختم کرنے کا اہتمام ہو۔ دوسری طرف ایکٹ کی دفعہ 40 کی دفعات سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے کہ اس طرح کی نااہلی کا سامنا کرنے والا رکن کسی رکن کے فرائض کی انجام دہی کے لئے بورڈ کی کسی بھی کارروائی میں حصہ لینے کا حقدار ہے۔ دفعہ 0 4 ممبروں کو ہٹانے سے متعلق ہے اور کسی شہر یا کسی دوسرے معاملے میں مقررہ اتھارٹی کے معاملے میں ریاستی حکومت کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ ذیلی دفعہ (1) کی شق (اے) سے (ایف) میں مذکور کسی بھی بنیاد پر بورڈ کے ممبر کو ہٹا سکتی ہے۔ شق (بی) میں مذکور برطرفی کی بنیاد یہ ہے کہ کسی رکن نے دفعہ 12-ڈی اور 13-ڈی میں مذکور نااہلیوں میں سے کسی کو بھی برداشت کیا ہو۔ دفعہ 40 کی ذیلی دفعات (3)، (4) اور (5) میں کہا گیا ہے:

(3) ریاستی حکومت کسی ایسے رکن کو بورڈ سے ہٹا سکتی ہے جس نے اس کی رائے میں بورڈ کے رکن کی حیثیت سے اپنے عہدے کا اس قدر کھلم کھلا غلط استعمال کیا ہو کہ رکن کی حیثیت سے اس کے برقرار رہنے کو عوامی مفاد کے لئے نقصان دہ بنا دیا جائے:

(4) بشرطیکہ جب ریاستی حکومت یا متعین ہ اتھارٹی، جیسا کہ معاملہ ہو، اس دفعہ کی مندرجہ بالا دفعات کے تحت کارروائی کرنے کی تجویز پیش کرے تو متعلقہ رکن کو وضاحت کا موقع دیا جائے گا، اور جب ایسی کارروائی کی جاتی ہے تو اس کی وجوہات کو ریکارڈ پر رکھا جائے گا۔

(5) ریاستی حکومت کسی ایسے رکن کو معطل کر سکتی ہے، جس کے خلاف ذیلی دفعات (3) اور (4) کے تحت کارروائی شروع کی گئی ہو، جانچ کے اختتام تک اور کوئی بھی رکن جس کے خلاف اس طرح

سے پابندی عائد کی گئی ہے، اس وقت تک معطل نہیں ہوگا جب تک کہ ایس یو ایس پنشن کا حکم نافذ رہے، بورڈ کی کسی بھی کارروائی میں حصہ لینے یا کسی رکن کے فرائض انجام دینے کا حقدار نہیں ہوگا۔

ریاستی حکومت کسی ایسے رکن کو معطل کرنے کا اختیار رکھتی ہے جس کے خلاف ذیلی دفعہ (4) کے تحت کارروائی شروع ہوئی ہو، یعنی جس کے خلاف ذیلی دفعہ (1) کی شق (اے) سے (ایف) میں بیان کردہ بنیادوں میں سے کسی ایک بنیاد پر ہٹانے کی کارروائی کی جا رہی ہو۔ اس طرح معطل ہونے والا رکن معطلی کی مدت کے دوران بورڈ کی کسی کارروائی میں حصہ لینے یا کسی رکن کے فرائض انجام دینے کا حق دار نہیں ہے۔ اس کا اندازہ ذیلی دفعات سے جائز طور پر لگایا جاسکتا ہے۔ (5) معطلی کے حکم کی عدم موجودگی میں وہ رکن جس نے نہ صرف دفعہ 13–ڈی میں مذکور نااہلیوں میں سے کسی کو بھی برداشت کیا ہو بلکہ جس کے خلاف حکومت نے کارروائی شروع کی ہو، بورڈ کی کارروائی میں حصہ لینے یا کسی رکن کے فرائض انجام دینے کا حق رکھتا ہے بشرطیکہ حکومت اسے معطل نہ کرے۔ لہٰذا ہماری رائے ہے کہ میونسپل بورڈ کا کوئی رکن خود بخود معطلی کی زد میں نہیں آتا یا بورڈ کی کارروائی میں حصہ لینے یا کسی رکن کے فرائض انجام دینے کا حق کھو نہیں دیتا یا صرف دفعہ 13–ڈی میں مذکور نااہلیوں میں سے کسی ایک کو برداشت کرنے پر بورڈ کا رکن نہیں رہ سکتا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ کوئی بھی دوسرا نتیجہ انتہائی غیر مستحکم اثر ڈال سکتا ہے اور غیر معینہ مدت تک بورڈ کی کارروائی اور کارروائی کی صداقت کو غیر یقینی بنا سکتا ہے کیونکہ کوئی بھی کسی بھی وقت یہ پیش گوئی نہیں کرسکتا ہے کہ بورڈ کے کس رکن کو نااہل قرار دیا گیا ہے، ایک ایسا معاملہ جس کا زیادہ تر انحصار لگائے گئے الزامات کے ثبوت پر ہونا چاہئے۔ مقننہ کا ایسا ارادہ نہیں ہوسکتا تھا۔

لہٰذا نتیجہ یہ نکلا کہ اگر رام ناتھ، کیشو رام گپتا اور رگھونندن پرساد کو ایکٹ کی دفعہ 13–D کی شق (جی) کے تحت نااہلی کا سامنا کرنا پڑا تھا، تب بھی وہ بورڈ کے ممبر کی حیثیت سے اپنے حقوق استعمال کرنے کے لیے نااہل نہیں تھے اور اس لیے تحریک عدم اعتماد پر درست طور پر دستخط کریں اور 6 فروری 1961 کو ایکٹ کے سیکشن 87–A کی دفعات کے تحت ہونے والے اجلاس کی کارروائی میں حصہ لیں۔ 6 فروری 1961 کی میٹنگ درست ہے اور ہائی کورٹ کا اپیل کنندہ کی رٹ پٹیشن کو خارج کرنے کا حکم درست ہے، اگرچہ مختلف وجوہات کی بنا پر۔

اس رائے کے پیش نظر، اپیل کنندہ کے لئے دیگر تنازعات سے نمٹنا ضروری نہیں ہے۔لہذا اہم اخراجات کے ساتھ اپیل کو مسترد کرتے ہیں۔

اپیل خارج کردی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.06.12 15:08
I am the author of this document